REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT-NO R.N

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ☆ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۴
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شمارہ ۳۷

Regd No. P/ADP.3

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ | ۱۱ تبوک ۱۳۵۴ ہش | ۱۱ ستمبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں لنڈن سے آمدہ بعض تازہ خطوط سے معلوم ہوا کہ حضور انور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہو رہی ہے۔ اور حضور بعض نمازیں بھی خود پڑھاتے ہیں جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں حضور نے تقریریں بھی فرمائیں۔ احباب کرام اپنے پیارے امام کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۷ ستمبر۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ایک ہفتہ تک بعارضہ نزلہ علیل رہنے کے بعد خیریت سے ہیں۔ جملہ درویشان بھی خیریت سے ہیں الحمد للہ

قادیان ۹ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ محترمہ ابھی تک سفر پر ہیں ستمبر کے آخر تک واپسی کی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں حافظ وناصر ہے۔ آمین ❊

کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے، دل شکنی نہ کی جاوے

قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو۔ اور صدقات دیتے رہو تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے برا نہ معلوم ہو۔ کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جاوے۔ دل شکنی نہ کی جاوے جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال ودولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ دوسروں کے ساتھ بھی پورے اخلاق سے کام لینا چاہیئے جو بد اخلاقی کا نمونہ ہوتا ہے، وہ بھی اچھا نہیں .... اگر کوئی جماعت میں سے ایک شخص برائی کرے گا تو اس ایک سے ساری جماعت پر حرف آئے گا دانشمندی، حلم اور درگذر کے ملکہ کو بڑھاؤ۔ نادان سے نادان کی باتوں کا جواب بھی متانت اور سلامت روی سے دو۔ یاوہ گوئی کا جواب یاوہ گوئی نہ ہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول ص۲۰ و ص۲۰)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس ہنر دگار ڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنی استعدادوں کی آخری حد تک یہ کوشش کریں

کہ

اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور محسنِ انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار بنی نوع انسان کے دلوں میں پیدا ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب!

۵ ظہور (اگست) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بغرض علاج ربوہ سے عازم انگلستان ہو کر لاہور پہنچے تو لاہور میں مقامی دوستوں کے علاوہ اردگرد کی بہت سی جماعتوں کے دوست بھی حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے صبح ساڑھے آٹھ بجے مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب کی کوٹھی پر حضور نے احباب سے خطاب فرمایا جو خلاصۃً ہدیۂ قارئین ہے۔

(ایڈیٹر)

حضور نے فرمایا:-

"بعض زمانوں کی بعض مخصوص حقیقتیں ہوتی ہیں اگر لوگ اپنے زمانہ کی حقیقت کو پہچان لیں تو اس سے بڑی خوش نصیبی اور کوئی نہیں ہوتی اور اگر وہ اس حقیقت کو پہچاننے سے قاصر رہیں تو اس سے بڑی بدقسمتی اور کوئی نہیں سو اس زمانہ کی حقیقت یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جس مہدی کے مبعوث ہونے کی بشارت دی تھی وہ دنیا میں ظاہر ہو چکا ہے نوع انسان کی خوش نصیبی اس حقیقت کو پہچاننے اور اسے تسلیم کرنے کے ساتھ وابستہ ہے اس حقیقت کی عظمت واہمیت واضح کرنے کیلئے حضور نے ظہور مہدی سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ کی متعدد احادیث بیان فرمائیں۔ اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے مہدی علیہ السلام کے مقام کی رفعت اور ان کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب کی عظمت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے موجودہ زمانہ کی اس حقیقت کو پہچاننے کے عملی تقاضوں کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ظہور مہدی علیہ السلام کی دوسری صدی اسلام کے غالب آنے کی صدی ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنی ہمت اور طاقت اور استعداد واستطاعت کی آخری حد تک اس امر کی پوری کوشش کریں کہ روئے زمین میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور محسنِ انسانیت کی حیثیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار تمام بنی نوع انسان کے دلوں میں پیدا ہو جائے حضور نے فرمایا۔ آج کا انسان مذہب سے یہ کہہ کر بیگانہ ہو رہا ہے کہ خدا کی ضرورت نہیں۔ انسان کی راہنمائی کیلئے عقل کافی ہے"۔ حضور نے آسمانی نور کی جگہ اس عقل پر بھروسہ کرنے والی عقل کی فریب کاریوں اور گمراہیوں کو واضح کرنے کے لئے متعدد فلسفیوں اور سائنسدانوں کے بدلتے ہوئے ایک دوسرے سے متضاد نظریات انکی باہم مخالفت دریافتوں ایجادوں اور ان کے نتیجہ میں نوع انسانی کو پہنچنے والے نقصانات اور ان کے مہلک اثرات پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی اور مثالیں دے دے کر واضح فرمایا کہ زمانہ ثابت کر رہا ہے کہ مجرد عقل پر انحصار تباہی کا پیش خیمہ ہے حضور نے فرمایا اس حقیقت کو دنیا کے ذہن نشین کرانا اور ظہور مہدی علیہ السلام سے دنیا کو آگاہ کرنا اور اس طرح انہیں عقلیت کے دام فریب سے نجات دلا کر آسمانی راہنمائی کا گرویدہ بنانا ہماری ذمہ داری ہے۔ حضور نے اس ضمن میں احمدیوں کو انکے اہم فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کے جو محکم دلائل پیش فرمائے ہیں ان پر عبور حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم زمانے کے بدلتے ہوئے حالات میں سر اٹھانے والے نئے نئے مسائل کا حل بھی پیش کریں اور اس طرح اسلامی تعلیم کی روشنی میں نوع انسان کو دکھوں سے نجات دلائیں۔ لیکن اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرنے میں کسی احمدی کا سر فخر وغرور سے اونچا نہیں ہونا چاہیئے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم نوع انسان کی خدمت کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم دوسروں کو دکھ دینے کے لئے نہیں۔ بلکہ نوع انسان کے دکھ دور کرنے کیلئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارا کوئی دشمن نہیں۔ ہم سب کے سچے ہمدرد اور خیرخواہ ہیں۔ ہمارا اپنا کوئی وجود ہی باقی نہیں ہے کیونکہ ہم اپنا سب کچھ بنی نوع انسان کیلئے قربان کر چکے ہیں ہمارا اپنا جسم تحلیل ہو گیا ہے اور صرف عمل رہ گیا ہے جو سر تا سر بنی نوع انسان کی بھلائی بہتری اور خیر خواہی کا آئینہ دار ہے یہ ہے ایک احمدی کا مقام اور اپنے اس مقام کو اسے کبھی اور کسی حال میں بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ مہدی علیہ السلام کو مبعوث کرنے والے خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ نوع انسانی محسنِ انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اس فیصلہ کو رو بعمل لانے کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اپنے نفس کو مار دیں اور صحیح معنوں میں ہمدرد نوع انسان بن جائیں ہمارے دل میں ایک ہی تڑپ ہونی چاہیئے کہ اگر نوع انسان ہمیں اور ہمارے اس مقام کو نہیں پہچانتے تو نہ پہچانیں خدا کو تو پہچانیں اور اس کے آستانہ پر جھکیں اس پر اثر اور بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

درخواستِ دُعا

عزیزم سید محمود احمد صاحب ابن مکرم سید فضل احمد صاحب آف پٹنہ کو اللہ تعالیٰ نے ایم اے میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی عطا فرمائی ہے اب عزیز نے آئی۔ اے۔ ایس کے مقابلے کا امتحان دیا ہے درویشانِ کرام اور احباب جماعت سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

محترم سید صاحب نے اس خوشی میں درویش فنڈ میں مبلغ ۵/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

امیر جماعت احمدیہ قادیان

یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

طبی معائنوں، ڈاکٹری مشوروں اور حضور کی صحتیابی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے

۹ر اگست ۱۹۶۵ء سے جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنڈن میں ورود فرما ہوئے۔ مسجد فضل لنڈن اور احمدیہ مشن ہاؤس میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ بہار آئی ہوئی ہے۔ اور نسیم عنایات یار دمبدم چل رہی ہے اور روحوں کو فرحت و انبساط سے معمور کر رہی ہے لنڈن میں مقیم احمدی احباب ہی نہیں بلکہ انگلستان کے دوسرے شہروں سے بھی شمع احمدیت کے پروانے دیوانہ وار کھنچے چلے آرہے ہیں۔

سراسر مادی ماحول میں زندگی بسر کرنے والے شراب معرفت کے ان متوالوں کے لئے حضور کی تشریف آوری بار بار آنیوالی عید سے کچھ کم نہیں اسی لئے وہ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے ماتحت عجیب والہانہ انداز میں آتے ہیں اور دور دور سے کھنچے چلے آتے ہیں بالخصوص شام کے وقت مشن ہاؤس کے احاطہ میں موٹریں ہی موٹریں نظر آتی ہیں اور قریباً ہر گھنٹہ ہی نئے احباب سے ملاقات خوشی اور انبساط کا موجب ہو کر دل پر اہتزاز کی کیفیت وارد کرتی ہے۔ تشریف لانے والے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک جھلک دیکھنے اور حضور کی زبان فیض ترجمان سے معرفت کے چند کلمات سننے کے ہر دم منتظر رہتے ہیں۔ حضور ڈاکٹری مشورہ کے تحت سیر کی غرض سے جب باہر تشریف لاتے ہیں تو ان کی یہ اُمید بر آتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لاتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں۔ الغرض عجیب پُر کیف منظر ہر روز دیکھنے میں آتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی شمع احمدیت کے ان پروانوں اور ان کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو دیکھکر از حد مسرور نظر آتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالیہ طویل علالت کے آثار بالکل کافور ہو گئے ہیں اور صحت بحمد اللہ تعالیٰ بحال ہو گئی ہے

تاہم طبی معائنوں ڈاکٹری مشوروں اور ٹیسٹوں وغیرہ کا سلسلہ جاری ہے۔ اور ساتھ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اور احباب جماعت بھی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل دعاؤں میں لگے رہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ روزانہ مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لا کر کئی کئی گھنٹے ڈاک ملاحظہ فرمانے اور دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی مہم کو زیادہ موثر اور نتیجہ خیز بنانے کے ضمن میں ہدایات جاری کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ نیز ڈاکٹری مشوروں کے مطابق سیر کے لئے بھی تشریف لے جاتے ہیں۔ نیز طبی معائنوں اور بعض ٹیسٹوں کے سلسلہ میں بعض ماہر ڈاکٹروں کے کلینک میں بھی تشریف لے جاتے رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۹ تا ۱۱ر اگست کی مصروفیات گذشتہ رپورٹوں میں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ ذیل میں ۱۲ تا ۱۷ر اگست کی حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات اختصار کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہیں۔

۱۲ر اگست ۱۹۶۵ء بروز منگل

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ساڑھے دس بجے صبح مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور ایک بجے دوپہر تک دفتر میں تشریف فرما رہے اڑھائی گھنٹے تک حضور ڈاک ملاحظہ فرمانے کے علاوہ امام صاحب مسجد لنڈن دیگر مبلغین اور بعض عہدیداران جماعت سے تبلیغ اسلام کی مساعی اور مشن کے امور سے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے اس ضمن میں انہیں ہدایات سے نوازا۔ ایک بجے دوپہر حضور اپنی قیام گاہ میں واپس تشریف لائے۔

ڈاکٹری مشورہ کے مطابق شام چھ بجے حضور بعض احباب کے ہمراہ موٹر کار کے ذریعہ لنڈن سے باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ لنڈن سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی سلسلہ ہے جسکے اوپر سے ایک بہت کشادہ پختہ سڑک گزرتی ہے۔ سڑک کے دونوں جانب حد نگاہ تک بہت خوبصورت وادیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ دونوں وادیاں اتنی سرسبز و شاداب اور ان کا منظر اتنا دلکش ہے کہ نگاہ یہ فیصلہ نہیں کر پاتی کہ دونوں میں سے کونسی وادی زیادہ خوبصورت ہے جس وادی کی طرف بھی نگاہ دوڑاؤ وہ سرسبزی و شادابی میں دوسری سے زیادہ خوبصورت اور حسین نظر آتی ہے

آج شام سیر کی غرض سے حضور اس پہاڑی سلسلہ پر ہی تشریف لے گئے تھے۔ اس سڑک کے کنارے ایک چھوٹا سا لیکن بہت صاف ستھرا اور خوبصورت ہوٹل ہے۔ اس کا نام [illegible] ہے۔ اس ہوٹل سے ملحق اس کے مالک نے چھوٹا سا خوبصورت باغ لگایا ہوا ہے۔ اور ایک طرف اصطبل میں اصلی نسل کے گھوڑے بھی پالے ہوئے ہیں۔ جگہ آبادی سے بہت دور ہونے کے باعث بہت خاموش اور پُر سکون ہے خال خال کوئی گاہک آتا ہے ہوٹل کے مالک نے جو علاقہ کا ایک زمیندار ہے اسے اس لئے قائم کیا ہے کہ راہ چلتے مسافر یہاں سستا لیں اور انہیں کھانے پینے کی اشیاء میسر آجائیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ دیر اس ہوٹل کے پُر فضا باغ میں قیام فرمایا۔ ہوٹل کے عملہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کو باعث افتخار سمجھا اور بہت عزت و احترام سے خوش آمدید کہا۔ حضور باغ میں کچھ دیر قیام فرمانے اور باغ کے ایک طرف دور تک پھیلی ہوئی خوشنما وادی کا نظارہ کرنے کے بعد نماز مغرب سے قبل لنڈن واپس تشریف لے آئے۔

مشن ہاؤس پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے مسجد میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہونے اور مسجد میں باجماعت نمازیں ادا کرنے کی غرض سے لنڈن کے دُور دراز علاقوں اور بعض ملحقہ شہروں سے آئے ہوئے تھے۔

۱۳ر اگست ۱۹۶۵ء بروز بدھ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج دفتر میں بارہ بجے دوپہر تشریف لائے اور ایک بجے تک ڈاک ملاحظہ فرمائی نیز دفتری امور سے متعلق ہدایات جاری فرمائیں

ساڑھے تین بجے سہ پہر حضور محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر داؤد خان۔ بشارت اکبر صاحب ایم۔ آر سی پی کی معیت میں مشہور یورولوجسٹ ڈاکٹر بیڈنوک (Dr. [illegible]) واقع ۱۲۳ ہارلے اسٹریٹ تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ۴ بجے سہ پہر سے پونے چھ بجے شام تک حضور کا طبی معائنہ کیا۔ انہوں نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ پراسٹیٹ کی کوئی تکلیف نہیں ہے تاہم انہوں نے بعض اور ٹیسٹ تجویز کئے ہیں۔ جو بعد میں ہونگے حضور کلینک سے سوا چھ بجے شام واپس تشریف لے آئے۔

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مسجد فضل لنڈن میں مغرب اور عشاء کی نمازیں مکرم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق نے پڑھائیں۔ مسجد حسب معمول دور و نزدیک سے آئے ہوئے احباب سے بھری ہوئی تھی۔

۱۴ر اگست ۱۹۶۵ء بروز جمعرات

آج حضور نے دس بجے صبح مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور ساڑھے ۱۲ بجے دوپہر تک تشریف فرما رہے۔ پونے تین گھنٹے کے اس عرصہ میں حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور متعدد احباب کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

شام پونے چھ بجے حضور مکرم امام صاحب مسجد لنڈن اور بعض دیگر احباب

کے ہمراہ سیر کے لئے تشریف لے گئے حضور آج Richmond Park میں سے ہوتے ہوئے Kew garden تشریف لے گئے۔ Richmond کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بارہ سنگھے اور ہرن بہت کثیر تعداد میں رکھے گئے ہیں وہ جدھر چاہیں اپنی مرضی سے چرتے پھرتے ہیں۔ ان کی خوراک اور پانی وغیرہ کا اس میں اس طرح انتظام کیا گیا ہے جس طرح جنگل میں قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ انکی ڈاریں کی ڈاریں باغ میں کلیلیں کرتی پھرتی ہیں۔ حضور کی موٹر راستہ میں اس باغ سے گزرتی ہوئی کیوگارڈن Kew garden پہنچی۔

لنڈن کے بے شمار باغوں میں سے کیوگارڈن اس لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ اس میں مختلف براعظموں ملکوں اور علاقوں کے درخت اور پودے شیشے کے وسیع و عریض بلند وبالا ہال تعمیر کر کے ان میں اگائے گئے ہیں۔ اور ان میں مختلف ملکوں اور علاقوں کی آب و ہوا اور ٹمپریچر مصنوعی طور پر پیدا کر کے سائنسی اصولوں پر ان کے غور و پرداخت کے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں کیوگارڈن کی اس انفرادیت کے علاوہ یہ باغ خود اس قدر وسیع و عریض ہے اور اپنی بے انداز وسعت کے باوجود اس قدر خوبصورت اور حسین ہے۔ اور اس میں انواع اقسام کے درختوں اور رسم ہا قسم علاوہ مختلف رنگوں کے پھولوں اور ان کے باہمی امتزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے گلدستوں کی طرح سجائی ہوئی کیاریاں اور آنکھوں کو تراوٹ پہنچانے سبز مخملی گھاس کے حدّ نظر تک پھیلے ہوئے تختوں اور ان کے بیچوں بیچ ایک بہت بڑی جھیل کا اسقدر محنت عرق ریزی اور کمال درجہ ہنرمندی سے اہتمام کیا گیا ہے کہ دیکھنے والوں کا دل خود باغ باغ ہوئے اور غش غش ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس انتہائی وسیع و عریض اور خوبصورت و خوشنما باغ کے ایک حصّہ میں ڈاکٹری مشورہ کے مطابق نصف گھنٹہ تک جھیل قدمی فرمائی۔ اور پونے سات بجے وہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے سے پہلے مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے جہاں حضور کی زیارت سے مشرف ہونے اور باجماعت نمازیں ادا کرنے کے اشتیاق میں احباب جماعت کثیر تعداد میں جمع ہو چکے تھے

جونہی حضور کی کار مشن ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوئی احباب نے ہاتھ ہلا ہلا کر اور بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر حضور کی خدمت میں سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب مسجد لنڈن نے ساڑھے آٹھ بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

حضور ایدہ اللہ احباب جماعت کے لئے مسلسل دعائیں کر رہے ہیں۔ اور سب احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔ حضور کی طبیعت اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ حضور انگلستان کے احباب جماعت سے مل کر اور ان کے جذبۂ اخلاص و محبت کو دیکھ کر مسرور ہیں

احباب جماعت خصوصیت کے ساتھ ان ایام میں درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹروں کی راہنمائی فرمائے اور انہیں صحیح تشخیص کے بعد صحیح علاج تجویز کرنے کی توفیق بخشے اور پھر ان کے تجویز کردہ علاج میں اپنے فضل سے بے انداز برکت ڈالے اور حضور کو اپنی جناب سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی عمر دراز سے نوازے اور حضور کے عہد مبارک میں اسلام کو چار دانگ عالم میں عظیم الشان فتوحات اور غلبہ عطا کر کے اپنی بشارات کو جلد از جلد پورا فرمائے اور حضور بفضلہ تعالیٰ کلی طور پر صحت یاب ہو کر کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں اپنے وفا شعار اور فدا کار خدام کے درمیان واپس آئیں۔ آمین

برحمتک یا ارحم الراحمین

(بشکریہ نظارت خدمت درویشاں)

درخواستِ دُعا

مکرم سی برکت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کو ڈالی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی کی بیوی عزیزہ کنیز عائشہ صاحبہ کے کان میں سخت تکلیف ہے اور وہ اس کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہو رہی ہیں۔ درویش فنڈ میں مبلغ دس روپے چندہ جمع کراتے ہوئے جلد شفایابی کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

(مینجر بدر قادیان)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک، یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک۔ ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری حصّہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے

دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے

تسبیح و تحمید[1] درود شریف اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

[1] تسبیح و تحمید:- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
درود شریف:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
استغفار:- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اخبارِ قادیان

— مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تا حال مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے اور چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوئے ایک ٹانگ میں روزانہ مرہم پٹی ہو رہی ہے احباب ان کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

— محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کی اہلیہ محترمہ کی ہائی بلڈ شوگر کی وجہ سے بینائی کافی متاثر ہو چکی ہے۔ علاج معالجہ جاری ہے ان کی کامل صحت کیلئے دَرخواست دُعا ہے۔

— مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش کی اہلیہ صاحبہ کافی دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی کامل صحت کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

— مورخہ ۳۱/۸ کو مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی درویش کی ۲ ماہ کی بچی وفات پا گئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ احباب جماعت سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

— مورخہ ۵/۹ کو مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ خوشدامنہ مکرم مولوی برکت علی صاحب رمضان کی برکات سے متمتع ہونے کی غرض سے بنگلور سے قادیان تشریف لائیں۔

— مورخہ ۶/۹ کو مدرسہ احمدیہ قادیان موسمی تعطیلات کے بعد بفضلہ تعالیٰ کھل گیا بعض طلبہ مدرسہ میں حاضر ہو چکے ہیں اور بعض عنقریب پہنچ رہے ہیں۔

— قادیان میں تا حال فلو کی لہر چل رہی ہے جس سے بعض درویش اور ان کے اہل و عیال بیمار ہیں سب کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

پتہ مطلوب ہے

مکرم غلام محی الدین صاحب موصی ۱۳۵۹۹ جو محبوب نگر میں رہتے تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر وہ اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے مستقل ایڈریس سے مطلع کریں۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے متعلق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات

اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کثرت سے الٰہی برکات کا نزول ہوتا ہے

مگر ان رحمتوں کو وہی حاصل کرسکتا ہے جو نیک نیتی سے روزے رکھے اور اسکے جملہ لوازمات کو بجالائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ یکم ماہ فتح ۱۳۴۶ ہش دیکم دسمبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ
مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

(البقرہ: رکوع ۲۳)

پچھلے دنوں میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہماری توجہ اس طرف پھیری ہے کہ

قرآن کریم کامل ہدایت ہے

اور حکمتوں اور دلائل کے ساتھ اپنی بات منوانے والی کتاب ہے۔ اور اس پر عمل پیرا ہو کر نور اور فرقان انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک کامل اور مکمل نور ہے۔ جو اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے سرچشمہ سے نکلا ہے۔ اور رمضان کا مہینہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے، کہ قرآن کریم کی ہدایت اور اس کی حکمتوں اور اس کے فرقان سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جا سکے۔

آج میں رمضان کے متعلق

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات

اپنے دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ امام بخاریؒ لکھتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[illegible]

وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ
حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ
طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

یعنی اگر کوئی شخص بظاہر رمضان کے روزے تو رکھتا ہے لیکن قولِ زُور اور قولِ زُور پر عمل چھوڑتا نہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا کھانا پینا یا بعض اور باتوں کو دن کے وقت چھوڑنا مقبول نہیں ہوگا۔ زُور کے معنے اَلْمَيْلُ عَنِ الْحَقِّ، حق اور صداقت سے پرے ہٹ جانے کے ہیں۔ اسی طرح مفرداتِ راغب نے زُور کے ایک معنے بت کے بھی کئے ہیں۔ (وَيُسَمَّى الصَّنَمُ زُورًا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلط اعتقادات کو چھوڑتا نہیں اور ان کا اپنی زبان سے اور اپنے عمل سے اظہار کرتا ہے اور غلط اعتقادات کے نتیجہ میں عملِ غیر صالح بجالاتا ہے۔ ایسے شخص کا روزہ رکھنا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا کوئی ایسی نیکی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو مقبول ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ اس کی طرف متوجہ اور ملتفت ہو۔

اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ

نفسِ امّارہ کو کچلنے کیلئے

قائم کیا گیا ہے۔ یعنی رمضان کے روزے اور اس کی دیگر عبادات اس لئے فرض کی گئی ہیں اور اس میں بجا لائے جانے والے نوافل اس لئے قائم کئے گئے ہیں کہ انسان نفسِ امّارہ کے حملوں سے نجات پائے اور انسان کا نفس امّارہ نفسِ مطمئنہ کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر رکھ لے۔ لیکن اگر رمضان کا مہینہ نفسِ امّارہ کے مارنے پر منتج نہیں ہوتا اس کے نتیجہ میں نفسِ امّارہ مرتا نہیں، بدی کی رغبت اسی طرح قائم رہتی ہے۔ انسان کی زبان اور اس کا دل اور اس کے جوارح پاک نہیں ہوتے تو اسے بھوکا رہنے اور پیاسا رہنے سے کیا فائدہ۔ اگر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی قبولیت انسان کو حاصل نہ ہو۔ اور

خدا تعالیٰ محبت اور پیار کے ساتھ

اس کی طرف ملتفت اور متوجہ نہ ہو۔ یہاں جیسا کہ پہلے بزرگوں نے بھی یہی معنے کئے ہیں۔ حَاجَةٌ کے معنی وہ نہیں جو اس وقت ہوتے ہیں جب یہ لفظ انسان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ حَاجَةٌ کے معنے یہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے روزوں کو قبول نہیں کرے گا۔ اور انسان کی طرف ملتفت نہیں ہوگا۔ پس روزے اس معنی میں کہ یہ نفس کے کچلنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ اور شیطان کے حملوں سے انسان کو بچاتے ہیں ہمارے لئے بطور ڈھال کے ہیں۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ
وَلَا يَجْهَلْ۔ فَإِنِ امْرُؤٌ
قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ
إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ
فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ
اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ
يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ
وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ
لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَ
الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔

یہ بھی بخاری کی حدیث ہے۔ اس میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ماہِ رمضان اور اس کے روزے بطور ڈھال کے تمہارے لئے بنائے گئے ہیں۔ اور اگر تم روزے کی روح اور اس کی حقیقت کو سمجھو تو شیطانی حملوں سے تم خود کو محفوظ کر سکتے ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمہاری زبان پر کسی قسم کا فحش نہ آئے۔ شہوت کو ابھارنے والی باتیں نہ آئیں اور لَا يَجْهَلْ یہ بھی ضروری ہے کہ انسان جہل سے کام نہ لے۔ جہل کے تین معنی ہیں۔ اور تینوں یہاں چسپاں ہوتے ہیں ایک معنے تو اس کے یہ ہیں کہ انسان علم سے خالی ہو۔ یعنی اس کے معنی عدمِ علم کے ہیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا سمندر قرآن کریم میں

نیکی کو اختیار کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو!

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہے۔ رمضان میں کثرت تلاوت کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ جیسا کہ دوسری جگہ آتا ہے اور یہ میری سنت اور یہی حضرت جبریل علیہ السلام کی سنت ہے کیونکہ ہر رمضان میں دو دفعہ پورے قرآن کریم کا دور آپ سے کیا کرتے تھے۔ تو علم کے سمندر کا تمہیں پتہ دیا گیا۔ اور اس سمندر میں غوطہ لگانے کے سامان تمہارے لئے مہیا کئے گئے۔ اس لئے تم چوکس اور ہوشیار رہنا کہ کہیں اس موقعہ کو کھو نہ دو۔ اس لئے روزہ دار کے لئے ضروری ہے لَا یَجْھَلْ کہ اپنے اندر جہالت باقی نہ رہنے دے کیونکہ علم کے دروازے اس کے لئے کھولے گئے ہیں اور علم کے نور سے منور ہونے کی راہیں اسے بتائی گئی ہیں۔

دوسرے جہل کے معنی غلط اعتقاد کے ہیں۔ پس نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید چونکہ کامل اور مکمل کتاب ہے جو شخص اسے سیکھتا ہے اور اسکی حکمتوں کو جاننے کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ تمام اعتقادات صحیحہ پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔ تو یہ موقع جب تمہیں دیا جاتا ہے کہ تم ہر قسم کے غلط اعتقاد کو اپنے ذہنوں اور دلوں سے نکال کر باہر پھینک دو۔ تو اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ۔ لَا یَجْھَلْ۔ ایک مومن روزہ دار کو چاہیئے کہ صحیح اعتقادات کے حصول کے لئے پوری پوری کوشش کرے اور قرآن کریم سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ اس سے بے اعتنائی نہ برتے۔

تیسرے جہل کے معنی ہیں فِعْلُ الشَّیْءِ بِخِلَافِ مَا حَقُّہٗ اَنْ یُّفْعَلَ جو کام جس طور پر کرنا چاہیئے اس طرح نہ کرنا تو

لَا یَجْھَلْ کے معنی

ہیں کہ رمضان میں حسن عمل کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ یعنی جو اعمال صالحہ کا حق ہے وہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اسی لئے رمضان کے ساتھ صرف بھوکا رہنے یا پیاسا رہنے یا بعض دیگر پابندیوں کو بجا لانے کا ہی حکم نہیں بلکہ سارے نیک اعمال کی طرف انسان کو توجہ دلائی گئی ہے۔ اور یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ تم اپنی زندگی

اور تمہاری بقاء کے لئے جو ضرورتیں ہو سکتی تھیں ان کو پورا کرنے کے سامان کر دیئے گئے ہیں۔ اب تمہارا کام ہے کہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور ایک صراط مستقیم پر تمہیں چلا دیا گیا ہے۔ یہ صراط مستقیم اعمال صالحہ کا ہے۔ تم اس صراط مستقیم سے بھٹک کر جہالت سے کام نہ لینا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہیں مشک وغیرہ کی خوشبو بہت پسند ہے۔ اسی لئے ہم نے یہ حکم دیا ہے کہ جمعہ کے موقع پر یا عید کے موقع پر یا دوسرے اجتماعوں میں مشک اور دوسری خوشبوئیں لگا کر آیا کرو۔ تاکہ تمہارے ساتھی ایک قسم کی لذت محسوس کریں۔ تو جتنی مشک کی خوشبو تمہیں اچھی لگتی ہے اس سے زیادہ ہمیں وہ بو محبوب ہے جو شخص ہماری رضا کے لئے کھانا چھوڑنے کے نتیجہ میں بعض دفعہ منہ میں پیدا ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ خوشبو اور بدبو ہر دو سے بے نیاز ہے۔ نور محض کو جسمانی حواس یا ان حواس سے حاصل ہونے والی لذتوں سے کیا سروکار۔ لیکن جو شخص اس کی خاطر محض اس کی رضا کے لئے بھوک کو برداشت کرتا ہے اور کھانے پینے کو چھوڑتا ہے اگر اس کے نتیجہ میں بعض ایسی باتیں پیدا ہوتی ہیں جو انسان کو پسند نہیں تو نہ ہوا کریں ہم تو اس کے دل کی کیفیت کو دیکھ کر اس قسم کی بو کو بھی بڑا ہی محبوب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے لئے اس شخص نے ایسا کام کیا کہ جس کے نتیجہ میں اس کے منہ میں وقتی طور پر بو پیدا ہو گئی۔ اور ہمیں یہ خَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ (روزہ دار کے منہ کی بو) اس لئے محبوب ہے کہ یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَشَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ اس نے محض ہماری خاطر کھانے کو چھوڑا اور پینا چھوڑا اور اپنی شہوت کو چھوڑا اَلصِّیَامُ لِیْ روزہ میرے لئے ہے اور وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ اس فقرہ کے معنے بعض بزرگوں نے یہ بھی کئے ہیں کہ دنیا نے غیر اللہ کے لئے کبھی روزے نہیں رکھے۔ دنیا نے غیر اللہ کو سجدہ بھی کیا۔ ان کے لئے مالی قربانیاں

بھی دیں۔ چڑھاوے بھی چڑھائے اور بہت سی بدعتیں کیں لیکن غیر اللہ کے لئے اپنے پر بھوکا رہنے کی پابندی کسی مشرک نے عائد نہیں کی۔ یہ معنی بھی لطیف ہیں۔ اگر تاریخ اس کی گواہی دیتی ہو۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے روزہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے

اَلصِّیَامُ لِیْ کا فقرہ

بولا ہے۔ یعنی روزے دار کا روزہ میرے نزدیک ایسا ہے کہ یہ خالصتہً میرے لئے ہے وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ہر نیکی کے بدلہ میں دس گنا یا اس سے بھی زیادہ ثواب ہوگا۔ یعنی حساب سے بتایا گیا ہے کہ دس گنا یا سو گنا یا بعض جگہ اس سے بھی زیادہ ثواب کا ذکر آتا ہے۔ یہ دوسری نیکیوں کے متعلق آتا ہے روزہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ روزہ کا ثواب اور اس کی جزا بغیر حساب کے ہے۔ اَلْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا کے مطابق نہیں۔ اس کی جزا بے حساب ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اگر روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے تو اس قرب کو کسی حساب میں تو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے سارے حساب ختم ہو جاتے ہیں۔ اس ثواب کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کا قرب انسان حاصل کرے اور اس کی رؤیت یا اس سے ہمکلامی یا اس کی رحمتوں (زندہ رحمتوں) کو انسان اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ لے یعنی اُسے روزہ کی یہ جزا مل جائے تو اُسے کسی حساب میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔

اس سے ملتے جلتے الفاظ میں

ایک دوسری حدیث

بھی ہے جس کے آخر پہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَ اِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ۔

روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی تو اسے یہ حاصل ہوتی ہے اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ کہ وہ روزہ کھولتا ہے اور کھاتا اور پیتا ہے اس یقین اور ایمان کے ساتھ کہ میں نے خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے حکم سے کھانا پینا چھوڑا تھا اور اب میں خدا تعالیٰ کی اجازت سے اسی کے حکم سے کھانے لگا ہوں۔ کیونکہ افطار محض کھانا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھانا ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے اس بات سے منع کیا ہے کہ سورج غروب ہو جانے پر کھانے میں تاخیر کی جائے۔ بلکہ آپ اتنی جلدی کیا کرتے تھے کہ بعض دفعہ صحابہؓ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ابھی تو روشنی ہے۔ آپ فرماتے نہیں سورج غروب ہو گیا ہے تم روشنی کی طرف نہ دیکھو۔ اور میرے لئے افطاری تیار کرو۔ تو اَفْطَرَ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ انسان روزہ رکھنے کے بعد جب روزہ کھولتا ہے اور کچھ کھاتا ہے تو یہ سمجھتے ہوئے کھاتا ہے کہ میرا یہ کھانا صرف اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کھانے کی اجازت دی ہے۔ جس طرح میرا کھانے سے پرہیز کرنا اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے منع کر دیا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کو یہ سبق مل جاتا ہے اور وہ اس کو اچھی طرح سمجھنے لگ جاتا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں کھانی جس کی اللہ تعالیٰ اجازت نہ دے۔ مثلاً چڑھاوے کے کھانے ہیں ان سے اسلام نے منع کیا ہے۔ پھر بہت سارے اور کھانے ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔ پھر مال حرام ہے۔ اس سے بھی خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ میں اس تفصیل میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ غرض جس وقت انسان روزہ کھولتا ہے تو وہ صرف کھانا ہی نہیں کھاتا بلکہ وہ اس لئے کھا رہا ہوتا ہے کہ خدا نے اسے کہا کہ کھا۔ تو جو شخص اس حقیقت کو پائے کہ میرا کھانا اور نہ کھانا ہر دو خدا کے لئے ہیں۔ اس

قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے!

کی اجازت اور اس کے حکم سے ہیں اس سے زیادہ خوشی اور کیا اُسے پہنچ سکتی ہے۔ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھانے پینے میں تمہارے لئے بڑی لذّتیں ہیں۔ کیونکہ ایک مسلمان کی لذّت کھانے میں نہیں ہے۔ ایک مسلمان کی لذّت اس کھانے میں ہے جس کے متعلّق خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ کھاؤ۔ پس جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس کو بڑی خوشی پہنچتی ہے کہ میرے ربّ نے مجھے کہا کہ اے میرے بندے میرے کہنے پر تو نے کھانا چھوڑا تھا اب میرا حکم ہے کہ تو کھا۔ تو وہ کھاتا ہے۔ اور اپنے ربّ کے اس حکم کی وجہ سے اور اس حقیقت کو پالینے کے نتیجہ میں اس کے لئے بڑی ہی خوشی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دوسری خوشی اس کی یہ ہے کہ اِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ جب اپنے رب کی ملاقات اور اس کا قرب اُسے حاصل ہو جاتا ہے اور رؤیا یا کشوف یا الہام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ اُسے مل جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ پس اس دنیا میں بھی دو خوشیوں کے سامان ایک مخلص روزہ دار کے لئے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس ماحول میں اور اس رمضان میں جس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی حقیقت ہمیں سمجھ آتی ہے (یہ بھی بخاری کی حدیث ہے اور ابوہریرہ رضی کی روایت ہے) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ
فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ
وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

جب آسمان کے دروازے کُھلتے ہیں تو دو نتیجے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آسمانی رحمتوں کا نزول ہونے لگتا ہے۔ دوسرے یہ کہ انسان کے اعمالِ صالحہ جو خلوصِ نیّت سے کئے جائیں وہ آسمانوں میں داخل ہو سکتے ہیں (یہ ایک تمثیلی زبان ہے) یعنی قبولیت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ دروازہ کھلنے کے دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں اور دونوں پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جو شخص نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالےٰ کیلئے روزہ بھی رکھتا ہے اور اس کے لوازمات بھی بجا لاتا ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بڑی ایک تو یہ ہے تنزّلِ رحمتِ باری شروع ہو جاتا ہے۔ اور ایسا بندہ اللہ تعالےٰ سے اس کے حکم کی بجا آوری کی توفیق بھی پاتا ہے۔ اور جو عاجزانہ طور پر اپنے خدا کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس کی قبولیت کے سامان بھی پیدا کئے جاتے ہیں۔ ان دروازوں سے اعمالِ صالحہ داخل ہو جاتے ہیں۔ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ روزے دار کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ معاصی سے بچنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے روکا ہے اُن سے وہ رُک جاتا ہے۔ اور یہی چیزیں ہیں جن کے نتیجہ میں جہنّم کے دروازے کھلتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ معاصی سے بچتا ہے۔ اور نواہی سے پرہیز کرتا ہے۔ اور جس وقت رحمت کے دروازے کُھلے ہوں، جہنّم کے دروازے بند ہوں تو پھر اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ کہ شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے۔ شیطانی حملہ اندرونی ہو (نفسِ امّارہ کے ذریعہ) یا بیرونی ہو وہ کارگر نہیں ہو سکتا۔

غرض یہ رمضان جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے اور

یہ رمضان ہے

جس کی طرف ہمیں پورے نفس اور پوری رُوح کے ساتھ متوجہ ہونا چاہیئے تاہم خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے ایسے اعمال بجا لائیں کہ ہمارے لئے جنّت (کے) دروازے تو ہمیشہ کُھلے رہیں لیکن جہنّم کے دروازے مقفّل رہیں، اور شیاطین (جو وجود بھی ہمارے لئے شیطان بن سکتے ہیں۔ ان) کو پابہ زنجیر کر دیا جائے اور ہم ان کے حملہ سے محفوظ رہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

ہم بھی اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کے مستحق ہوں کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے اِیْمَانًا اس ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر اپنے فضل کے دروازے کو کھولنے کے لئے رمضان کا روزہ فرض اور واجب کیا ہے۔ اور ہمارے لئے رحمت کا موجب ہے۔ تکلیف اور زحمت کا موجب نہیں۔ اور اِحْتِسَابًا اَیْ طَلَبًا لِلْاَجْرِ فِی الْاٰخِرَۃِ اس کے نتیجہ میں اپنے ربّ کے اجر کا طالب ہو اور

یہ عزم اور یہ رغبت

اس کے اندر پائی جاتی ہو کہ مَیں نے ہر قربانی دے کر اپنے ربّ سے اس کا ثواب حاصل کرنا ہے۔ اور بشاشتِ قلب کے ساتھ وہ یہ قربانی دے کر اُسے بوجھ نہ سمجھے۔ یہ معنے ہیں احتساب کے۔ غرض جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمّہ داریوں کو بوجھ نہیں سمجھتا۔ طیبِ خاطر اور بشاشتِ قلب کے ساتھ وہ انہیں بجا لاتا ہے اور اس کے دِل میں ایک جوش ہوتا ہے کہ مَیں ہر قربانی دے کر اپنے رب کی خوشنودی کو ضرور حاصل کروں گا اور اس ایمان پر قائم ہوتا ہے کہ اگر مَیں نے اپنے ربّ کی خوشنودی حاصل کرنی ہے تو اللہ تعالےٰ نے اسلام کے ذریعہ اور قرآن کریم میں اس رضا کے حصول کی جو راہیں ہم پر کھولی ہیں ان پر مَیں چلوں گا تو پھر غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ جو اس کی شرعی کمزوریاں ہیں اللہ تعالےٰ انہیں مغفرت کی چادر کے نیچے ڈھانپ لے گا۔ اور اپنے نور سے اُسے منوّر کرے گا۔ اور

اپنی رضا کی جنّت

میں اُسے داخل کرے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب سے خوش ہو اور ہم سے راضی رہے اور ہمیں ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق دے جو اس کی نگاہ میں مقبول ہوں اور شیطان کو انتہائی طور پر ناپسندیدہ ہوں۔ اور وہ ہمیں اپنی رضا کی جنّتوں میں داخل کرے اور ہم سے خوش ہو جائے۔ اور ہمیں اپنا محبوب بنا لے۔ (اپنا محبوب کہتے ہوئے رُوح کانپ اُٹھی کہ ایک بندۂ ناچیز خدا کا محبوب کیسے بن سکتا ہے۔ بندہ بڑا ہی عاجز ہے اور کوئی خوبی اس میں نہیں۔ لیکن ہمارا ربّ بڑا ہی پیار کرنے والا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری طرف آؤ مَیں تمہیں اپنا محبوب بنا لوں گا) پس وہ اپنے فضلوں کی بارش کچھ اس طرح ہم پر برسائے کہ ہم واقعہ میں اور حقیقتًا اس کے محبوب بن جائیں اور اس کی رضا کی جنّتوں میں رہنے والے ہوں۔ آمین۔

◉

جمالِ و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جماعت احمدیہ "بنگلور" کے مقامی حالات کے پیشِ نظر مکرم الحاج بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب کو ان کے عہدہ پریذیڈنٹ سے فارغ کرتے ہوئے ان کی جگہ مکرم محمد صبغت اللہ صاحب احمدی امام الصلوٰۃ کو صدر نامزد فرمایا ہے۔ انکا یہ تقرر مورخہ ۱۷-۷-۷۵ تک کیلئے ہو گا۔ دیگر عہدیداران جماعت حسب سابق اپنے اپنے عہدہ پر بدستور قائم ہیں۔ - ناظر اعلیٰ

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار ابعار رحمہ بلڈ پریشر اور ذیابیطس بہت بیمار ہیں ان کی کامل صحت کے لئے تمام احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبدالمناع نند گریہ

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے!

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مُبارک زندگی

از مکرمہ عابدہ ملک صاحبہ ڈیرہ غازی خان

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی ہمارے لئے نمونہ کی زندگی ہے۔ اس کا ہر پہلو بے مثال اور ہر دَور بے نظیر ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کے اخلاق و اعمال کو ہمارے لئے "اُسوۂ حسنۂ" قرار دیا ہے۔ چنانچہ اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں۔ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

یعنی تمہارے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں اچھا نمونہ موجود ہے۔

ایک یتیم بچہ جو زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوا۔ بڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی محنت اور ہمت سے ایک اوسط درجہ کا کامیاب تاجر بنا۔ صداقت اور دیانت کی وجہ سے "الامین" اور "الصادق" کہلایا۔ پھر اہل وطن کے ہاتھوں اپنے وطن سے اس لئے نکال دیا گیا۔ کہ وہ ایک خدا کے ماننے کا اعلان کرتا تھا۔ بالآخر وہ ملک عرب کا سب سے بڑا حاکم بن گیا۔ دنیا کی دولت اس کے قدموں میں آ گئی۔ مگر یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی وہی سادگی وہی فقر، وہی معمولی کپڑے اور وہی سادہ خوراک۔ یعنی الفقر فخری کا مجسم نمونہ تھے۔

حضورؐ کی سیرت پاک کا نمایاں ترین پہلو استقلال اور استقامت ہے۔ آپ کی ذات ارادہ کی ایک چٹان اور عزم کا ایک پہاڑ تھی جس کے سامنے بڑے سے بڑے طوفان زور دار آندھیاں اور شدید زلزلے سب بے حقیقت تھے۔ آپ جو پیغام لے کر اُٹھے۔ اسے نہایت جور و ستم اور شدید مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مخلوق تک پہنچا کر اور اسے منوا کر دم لیا۔ اور کامیابی نے آپ کے قدم چومے۔

آپؐ ہمیشہ پُر اُمید رہے اور مایوسی آپؐ کے قریب تک نہ پھٹکی۔ جب کوئی دوست گھبرا اُٹھتا تو فرماتے "گھبراؤ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے"۔ قریش نے آپؐ کے چچا ابوطالب کی وساطت سے دھمکی دی اور لالچ بھی۔ تو فرمایا "یہ لوگ اگر میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند لا کر رکھ دیں۔ تو بھی ایک خدا کو پکارے بغیر نہیں رہونگا۔ رہی دھمکی تو جس کے ساتھ اس کا خدا ہو اُسے کون نقصان پہنچا سکتا ہے۔

سادگی آپؐ کی فطرت کا جوہر اور صداقت گوہر نبوت کی آب تھی۔ غریب تھے۔ تب بھی سادہ تھے۔ فارغ البال ہوئے۔ پھر بھی سادگی آپؐ کا اوڑھنا بچھونا رہی۔ تکلّف اور تکبّر کو آپؐ سخت ناپسند فرماتے تھے۔ خندق کھودتے اور مسجد نبوی بناتے وقت آپؐ نے عام مسلمانوں کے ساتھ مزدوروں کی طرح کام کیا۔ جب جان نثاروں نے روکنا چاہا تو فرمایا۔ مجھ میں اور تم میں فرق کیا ہے؟ محمدؐ اپنے حصے کا کام کیوں نہ کرے۔

سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل محبت اور ہمدردی کے جذبات سے لبریز تھا۔ دوسروں کی تکلیف دیکھ کر آپؐ کا دل بھر آتا۔ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف خیال کرتے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے جن کے پاس کپڑوں کی کمی ہوتی۔ اپنے گھر کی ضروریات کا خیال کیے بغیر انہیں کپڑے پہناتے۔ کمزوروں کی مدد کرتے۔ ہمسایوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتے۔ اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین فرماتے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا۔

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ"

یعنی وہ شخص جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ آپ کی ذات گرامی سراپا رحمت تھی۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں "رحمۃ للعالمین" اور "رؤف رحیم" آپ کی صفت فرمائی ہے۔ آپؐ نے کسی کے لئے بد دُعا نہیں کی۔ کبھی کسی سے ذاتی انتقام نہ لیا۔ بلکہ عفو سے کام لیا۔ آپؐ اپنے بڑے سے بڑے جانی دشمن کو بھی معاف کر دیتے تھے۔ ہمدردی میں آپؐ بے مثل تھے۔ بچوں سے بے پایاں محبت تھی۔ گلی کوچوں سے گزرتے وقت ان سے پیار کرتے۔ اور ان کو کندھوں پر بٹھا لیتے تھے۔ بعض اوقات بچوں کے کھیل میں بنفسِ نفیس حصّہ لیتے۔ اس طرح سب کے ساتھ محبت و شفقت سے باتیں کرتے۔

عورتوں کی دل سے عزّت کرتے اپنے سے بڑی عمر کی عورت کا احترام کرتے۔ اور صاف ستھری جگہ پر بٹھاتے انکی باتیں غور سے سنتے اور عزّت سے جواب دیتے۔ مردوں کو عورتوں کے حقوق کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے آخری خطبہ میں بھی آپ نے لوگوں کو اس طرف متوجہ فرمایا۔

حُسنِ سلوک کا یہ حال تھا۔ کہ جس نے کبھی کوئی نیکی کی تھی۔ ہمیشہ اُسے یاد رکھا۔ اور اچھے لفظوں میں اس کا ذکر فرمایا۔ آپؐ کی دایہ حضرت مائی حلیمہ بنی سعد خاندان سے تھیں۔ ایک لڑائی میں بنی سعد کے کچھ لوگ قید ہو کر آئے۔ ان میں حلیمہ کی بیٹی بھی تھی۔ جب آپؐ کو معلوم ہوا تو اپنی چادر بچھا کر اُسے بڑی عزت کے ساتھ اپنے قریب بٹھایا۔ اس خاندان کے قیدیوں کو بلا معاوضہ چھوڑ دیا۔ اور کھانے پینے کا بہت سا سامان ساتھ کر دیا۔

خداخوفی اور عجز و انکسار کا یہ عالم تھا۔ کہ اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرمایا۔ فاطمہؓ! نیک عمل کرو۔ یاد رکھو صرف نیک اعمال ہی تمہیں حشر کے دن بچا سکتے ہیں۔ اپنے عزیزوں سے فرمایا کرتے "تم اس لئے نہیں بخشے جاؤ گے کہ محمدؐ تمہارا رشتہ دار ہے۔ خدا کی بارگاہ میں صرف صالح اعمال ہی کام آئیں گے"۔

آپؐ نرم دل مہربان مگر انصاف پسند تھے۔ ایک دفعہ ایک بڑی خاندانی عورت چوری کے جرم میں آپؐ کے سامنے لائی گئی۔ لوگوں نے اس کی سفارش کرنا چاہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ "اگر میری بیٹی فاطمہؓ نے چوری کی ہوتی۔ تو اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیئے جاتے۔ میں انصاف کے معاملہ میں کسی کا لحاظ نہیں رکھتا۔ میری نظر میں سب انسان برابر ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم! پہلی قومیں بھی اسی طرح لحاظ کی وجہ سے بے انصافی کی مرتکب ہو کر تباہ ہوئیں۔

آپؐ کی ساری زندگی قرآن پاک کی تعلیم کی عملی تصویر اور مخلوق خدا کے لئے شمع ہدایت رہی۔ ایک مرتبہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ۔

یعنی "انؐ کے اخلاق قرآن پاک کی تصویر تھے"۔

گویا دوسرے لفظوں میں ان کا یہ جواب تھا۔ کہ حضورؐ چلتے پھرتے قرآن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا۔ آپؐ نے وہی کر کے دکھلا دیا۔ الغرض حضورؐ کا اسوۂ حسنہ ہماری کامیاب زندگی کے لئے ضمانت ہے۔

ولادت

مورخہ ۲ ستمبر کو خدا کے فضل سے خاکسار کے ہاں دوسری بچی تولد ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ خورشید احمد انور کشن گنج۔

تم سچ مچ اُسی تعالیٰ کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے!

(حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

قسط نمبر (۲)

رمضان المبارک کی اہمیت و عظمت اور

اِس میں صداقتِ احمدیت پر دُو آسمانی گواہ

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ - چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

صحت و سچائی

چودھویں صدی کے علماء نے اس حدیث نبویؐ کے وقوع کے بعد اس کے مقام اور بزرگانِ اُمت کی تصدیق کو حقیر خیال کرتے ہوئے اور جھٹلاتے ہوئے یہ عذر لنگ بھی پیش کیا تھا کہ گرہن تو پہلے بھی ہوتے رہے ہیں - پھر یہ گرہن کس طرح مہدی کی صداقت کا گواہ بن سکتا ہے - حضور انور نے اس کا خاموش کر دینے والا جواب دیتے ہوئے فرمایا:-

"جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف ہو چکا ہے - اس کے ذمہ یہ بارِ ثبوت ہے - کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے یا جس نے اس کسوف و خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو - اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی ہونا چاہئیے اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا - کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے - جس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو - اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف و کسوف جو رمضان میں دار قطنی کے مقرر کردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے - غرض خسوف کسوف ہزاروں مرتبہ ہوا ہے اس سے بحث نہیں مگر نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت میں صرف ایک دفعہ ہوا - حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت و سچائی کو ظاہر کر دیا۔" (چشمہ معرفت ص۱۲۹)

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

صحتِ حدیث

یہ آسمانی نشان جب روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا تو چودھویں صدی کے علماء نے اس حدیث کو ہی موضوع ٹھہرا دیا - اس کا عبرت انگیز جواب دیتے ہوئے حضرت مہدی مسعود علیہ السّلام نے فرمایا:-

"اس کا یہ جواب ہے کہ اگر درحقیقت بعض راوی مرتبہ اعتبار سے گرے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دار قطنی پر ہوگا - کہ اس نے ایسی حدیث کو لکھ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیا یعنی یہ حدیث اگر قابلِ اعتبار نہیں تھی تو دار قطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا حالانکہ وہ اس مرتبہ کا آدمی ہے جو صحیح بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے - اور اس کی تنقید میں کسی کو کلام نہیں اور اس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ گذر گئے مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لا کر اس کو موضوع قرار نہیں دیا - نہ یہ کہا کہ اس کے ثبوت کی تائید میں کسی دوسرے طریق سے مدد نہیں ملی بلکہ اس وقت سے جو یہ کتاب ممالک اسلامیہ میں شائع ہوئی تمام علماء و فضلاء متقدمین و متاخرین میں سے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے - بھلا اگر کسی نے اکابر محدثین میں سے اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان میں سے کسی محدث کا نقل یا قول پیش تو کرو جس نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے - اور اگر کسی جلیل الشان محدث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کر سکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطورِ انعام تمہاری نذر کریں گے - جس جگہ چاہو امانتاً پہلے جمع کرا لو ورنہ خدا سے ڈرو۔" (تحفہ گولڑویہ ص۲۹)

علماء زمانہ کی سنگ دلی ملاحظہ ہو کہ نہ اس چیلنج کا کوئی جواب دیا نہ انعام حاصل کیا - اور مخالفت کو جاری رکھ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ بے نظیر نشان کو اس کے پورا ہونے کے بعد بھی جھٹلا رہے ہیں۔

یہی ہے وقت سونے والو جاگو
نئی کروٹ بدلتا ہے زمانہ

نشان کی تشہیر و اشاعت

اگر ظہور مہدی کے اس پُر شوکت نشان کے پورا ہونے کے موقعہ پر اس کی تشہیر و اشاعت میں کوئی کمی رہ جاتی تو علماء زمانہ عذر پیش کر سکتے تھے کہ ہمیں خبر نہیں ہوئی مگر ایسا بھی نہیں ہوا حضور اس پہلو کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا - اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہارات اور رسالے اردو فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اس لئے یہ نشان میرے لئے متعین ہوا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۹۵)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

دو قرآنی گواہ

اس پیشگوئی کی اصل قرآن کریم میں ہے اور تفصیل حدیث نبویؐ میں ہے - اللہ تعالے سورہ قیامہ میں فرماتا ہے -

"واذا برق البصر و خسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المفر"

کہ جب نظر پتھرا جائیگی - اور چاند کو گرہن ہوگا - اور سورج اور چاند کو گرہن کی حالت میں جمع کر دیا جائیگا - اس وقت انسان کہے گا کہ اب میں بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں - سو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نشان اس طور سے آسمان پر ظاہر ہوا ہے کہ مخالفین احمدیت کے لئے اس کے مقابل پر کوئی جائے قرار نہیں رہی۔

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے

اس آسمانی نشان کی تصدیق کے لئے ایک قرآنی گواہ ہی تو بیان کر دی

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو!

(حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

گئی ہے۔ دوسری قرآنی گواہی قرآن کریم کی اس آیت میں ہے کہ

لَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ؕ

کہ علم غیب پر غلبہ اللہ تعالےٰ اپنے پاکباز رسولوں کو ہی دیتا ہے۔ اس حدیث کا نہایت پُرعظمت طور پر تیرہ سو سال کے بعد اپنی تمام جزئیات اور فصاحت وبلاغت کے تقاضوں کے ساتھ پورا ہو جانا اس امر کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ یہ حدیث برحق ہے۔ اور حدیث کی صحت پر یہ دوسری قرآنی گواہی ہے۔ حضرت مہدی معہود علیہ السّلام اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ایک ایسی حدیث سے انکار کرنا جو اور طریقوں سے بھی ثابت ہے۔ اور جو خود قرآنی آیت جمع الشمس والقمر اس کے مضمون کا مصدق ہے۔ کیا یہی ایمانداری ہے .... مضمون اس حدیث کا جو غیب کی خبر پر مشتمل ہے۔ پورا ہو گیا تو بموجب آیت کریمہ لا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا اِلّا من ارتضٰی من رسول قطعی اور یقینی طور پر ماننا پڑا کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور اس کا راوی بھی عظیم الشان آئمہ میں سے ہے۔ یعنی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ تو اب بعد شہادت قرآن کریم کے جو آیت لا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا سے اس حدیث کے منجانب رسول ہونے پر مل گئی ہے۔ پھر بھی اس کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سمجھنا کیا یہ دیانت کا طریق ہے۔ اور کیا آپ لوگوں کے نزدیک اس اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی پر بجز خدا کے رسولوں کے کوئی اور بھی قادر ہو سکتا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

حاشیہ میں اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں :-

"یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف کی گواہی صحت حدیث کسوف خسوف کی نسبت صرف ایک گواہی نہیں ہے بلکہ دو گواہیاں ہیں۔ ایک تو یہ آیت کہ جمع الشمس والقمر جو پیشگوئی کے طور پر بتلا رہی ہے کہ قیامت کے قریب جو مہدی آخرالزمان کے ظہور کا وقت ہے چاند اور سورج کا ایک ہی مہینہ میں گرہن ہوگا۔ دوسری گواہی اس حدیث کے صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت لا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا اِلّا من ارتضٰی من رسول میں ہے۔ کیونکہ یہ آیت علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے۔ جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ اِنّ لمھدینا کی حدیث بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

بہرحال یہ بے نظیر پیشگوئی نہایت ایمان افروز طور پر پوری ہوئی ہے ؎

یار جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

پیشگوئی کی عظمت

یہ پیشگوئی اس اعلیٰ پایہ کی ہے کہ تاریخ انسانی میں اس کی نظیر نہیں ملتی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس حدیث کے اطراف میں لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض کے الفاظ دو مرتبہ بیان فرما کر روز اوّل سے ہی اس کی عظمت بیان فرما دی تھی۔ تیرہ سو سال کے بعد ایک کلام کا پیشگوئی کے طور پر نہایت صفائی اور فصاحت وبلاغت کے تقاضوں اور تمام جزئیات کے ساتھ پورا ہو جانا یقیناً اللہ تعالےٰ کی ہستی، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علوّ مرتبت اور حضرت امام مہدی علیہ السّلام کی صداقت پر ایک ایسا برہان عظیم ہے۔ جس کی نظیر کسی بھی زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسی حقیقت کو حضور اقدس ؑ نے اس طرح بیان فرمایا ہے :-

"درحقیقت آدم سے لیکر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی اور یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے (۱) یعنی چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔ (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن ہونا۔ (۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) چوتھے مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہو۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو۔ اور جب تک نظیر نہ مل سکے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اوّل درجے میں ہے۔ جن کی نسبت آیت فلا یظھر علٰی غیبہٖ احدًا کا مضمون صادق آسکتا ہے۔ کیونکہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے آخیر تک اس کی نظیر نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

حرفِ آخر

دیوبندی، مودودی، ندوی، الیاسی، اہلحدیثی، بریلوی علماء زمانہ ہمارے مخاطب ہیں۔ کہ آج جبکہ چودھویں صدی میں سے بھی صرف پانچ سال باقی رہ گئے ہیں۔ اور آپ کا مزعومہ مہدی اب تک نہیں آیا۔ اور آپ اور آپ کے معتقدین محوِ انتظار ہیں۔ آپ نے کس قدر عبرتناک موقف اختیار کر رکھا ہے کہ قرآن و حدیث اور سلف صالحین تو رمضان المبارک میں ہونے والے چاند سورج گرہن کو مہدی معہود کی صداقت کا بے نظیر نشان بتلاتے آئے ہیں۔ مگر آج جبکہ یہ نشان اپنی تمام عظمتوں کے ساتھ افق سماء پر اظہرمن الشمس ہو کر پورا ہو چکا ہے۔ تو آپ لوگوں کے نزدیک نعوذ باللہ من ذالک ایک جھوٹے مہدی کے لئے یہ نشان پورا ہو گیا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی اسلام کی توہین ہو سکتی ہے جو آپ لوگوں کے دعووں سے ہو رہی ہے ؟ ؎

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو
اور کچھ تو خدا سے شرماؤ

بہرحال صداقت احمدیت کا یہ ایک ایسا درخشاں اور روشن نشان ہے جس کی نظیر از آدم تا ایندم نہیں ملتی۔ ہوشیار باش کہ یہ وہ نشان ہے جو ہر سال رمضان المبارک میں عظمت احمدیت کی یاد دہانی کراتا اور مخالفین احمدیت کیلئے تازیانۂ عبرت کا کام دیتا ہے ؎

ہر عقدۂ تقدیر بشیر کھول رہی ہے
ہاں غور سے سُنتا یہ صدی بول رہی ہے

اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو فوج در فوج ہو کر صداقت احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرما دے آمین ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اِعلان نِکاح

موٴرخہ ۷ جولائی کو مکرم سید رشید احمد صاحب ماؤنگھڑی نے خاکسار کی لڑکی بدرالنساء کے نکاح کا اعلان ہمراہ شیخ صادق علی صاحب ولد شیخ گوہر علی صاحب مرحوم آف سونگھڑہ بعوض 375 روپے حق مہر کیا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس خوشی میں خاکسارہ نے ۵/ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ سارہ بیگم زوجہ معشوق علی خان صاحب تالبر کوٹ۔

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو!

قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ دسمبر ۱۹۷۵ء

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال جلسہ سالانہ ربوہ مورخہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہو رہا ہے بھارت میں مقیم ہمارے احمدی بھائی بہنیں جو اس مقدس اجتماع میں شمولیت کے خواہشمند ہوں اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ درخواست مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائی جائے مطلوبہ کوائف یہ ہیں۔ (۱) نام (۲) ولدیت/زوجیت (۳) تاریخ پیدائش وجگہ پیدائش (۴) مکمل پتہ (۵) پیشہ (۶) پاسپورٹ نمبر (۷) تاریخ ومقام اجراء (۸) تاریخ اختتام (۹) پاسپورٹ میں شامل دیگر افراد اور بچوں کے نام اور ان کی تاریخ پیدائش (لڑکا یا لڑکی۔ اس کا پاسپورٹ میں اندراج ہوتا ہے) یہ جملہ کوائف لکھ کر فوری طور پر نظارت ہذا میں بھجوا دیں تا کہ فہرست قافلہ کو آخری شکل دی جا سکے۔

۲۔ اگر آپ نے ابھی تک انٹرنیشنل پاسپورٹ کے حصول کے لئے درخواست نہیں دی تو اپنے علاقہ کے پاسپورٹ آفیسر (Regional Passport officer) کی خدمت میں درخواست مکمل کر کے بھجوا دیں۔ درخواست فارم متعلقہ دفاتر یا ٹریول ایجنٹوں سے مل جاتے ہیں۔ اور وہ اندراجات وغیرہ بھی مکمل کر دیتے ہیں۔

۳۔ درخواست فارم کے آئٹم نمبر ۲۲ کے سامنے صرف پاکستان کا نام لکھا جائے اور آئٹم نمبر ۲۳ کے سامنے یہ لکھا جائے۔

"TO PARTICIPATE IN THE ANNUAL GATHERING OF AHMADIYYA COMMUNITY BEING HELD AT RABWAH (PAKISTAN) IN THE LAST WEEK OF DECEMBER 1975."

چونکہ وزارت خارجہ نے ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۵ء تک فہرست قافلہ طلب کی ہے لہذا پاسپورٹ کے حصول کے لئے فوری اور مؤثر کاروائی آپ کو کرنا ہوگی۔

۴۔ صرف پاکستان کا پاسپورٹ بنوانے کی صورت میں Gaurantee Deed ساتھ شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کے عوض میں نظارت ہذا کی منسلکہ تصدیقی چٹھی ساتھ شامل کر دی جائے جو فارم کے آئٹم نمبر ۲۲ و ۲۳ کی تصدیق کے لئے ضروری ہے کیونکہ گورنمنٹ آف انڈیا کی چٹھی کی روشنی میں قافلہ میں شمولیت کے لئے درخواست دی جا رہی ہے نظارت ہذا کی تصدیقی چٹھی کی پشت پر وزارت خارجہ گورنمنٹ آف انڈیا کی چٹھی مورخہ ۱۲/۶/۷۵ کی نقل بھی آپ کے اور R.P.O Concerned کے ملاحظہ کے لئے شامل کر دی گئی ہے۔

۵۔ اگر آپ قبل ازیں اپنا انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوا چکے ہوں تو قافلہ میں شمولیت کا ذکر کر کے اپنے Regional Passport officer کی خدمت میں پاکستان کے اندراج کے لئے مجوزہ فارم پر فوری طور سے درخواست دیکر پاکستان کی Endorsement کروالیں نظارت ہذا کی تصدیقی چٹھی ساتھ شامل کی جانی ضروری ہے۔ لیکن آئٹم نمبر ۱ کے مطابق جملہ پوچھے گئے کوائف ہمیں پہلے بھجوا دیں

۶۔ آپ کا انٹرنیشنل پاسپورٹ بن جانے اور وزارت خارجہ کے پاس فہرست قافلہ بھجوانے کے بعد موئٹر لینڈ سفارت خانہ کی معرفت ویزا کے حصول کے لئے کاروائی کرنی ہے۔ اس بارہ میں نظارت ہذا کی دوسری چٹھی کا انتظار فرمائیں۔

۷۔ نظارت ہذا نے تیاری قافلہ کے سلسلہ میں جو کوشش شروع کی ہے اس تعلق میں جملہ افراد قافلہ کو حصہ رسدی اخراجات نظارت کے مطالبہ پر فوراً ادا کرنے ہونگے۔ جو Refundable نہ ہوں گے اور یہ امر بھی یاد رہے کہ آپ کی اور نظارت امور عامہ کی کوشش کے باوجود اگر جماعتی یا سرکاری مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۵ء میں شمولیت کے لئے قافلہ نہیں جا سکا تو الٰہی منشاء تصور کرتے ہوئے ان مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کرنی ہوگی۔ کسی پر شکوہ و شکایت کرنا درست نہ ہوگا۔

صدقہ جاریہ و درخواست دعا

عزیزم فرید الدین عطا مرحوم کی والدہ محترمہ عزیزم مرحوم کی جانب سے کچھ رقم ایک ڈبہ میں ڈالا کرتی ہیں (جیسا کہ عزیزم مرحوم اپنی زندگی میں ڈبہ میں ڈالا کرتا تھا) یہ رقم عزیزم مرحوم کی جانب سے بطور صدقہ جاریہ کے ہے اور ہر سال یہ رقم چندہ وقف جدید میں داخل خزانہ کر دی جاتی ہے۔

محترم الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ عزیزم مرحوم کے دادا نیز مرحوم کی والدہ صاحبہ کلکتہ سے قادیان آتے وقت ڈبہ اپنے ہمراہ لائے۔ جب اس ڈبہ کو محترم منشی صاحب کی موجودگی میں دفتر میں کھولا گیا تو اس میں سے مبلغ چونسٹھ روپے اٹھاون پیسے برآمد ہوئے رقم چندہ وقف جدید میں داخل خزانہ کر دی گئی ہے

جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزم مرحوم کی والدہ و دیگر لواحقین کو صبر و استقامت بخشے اور سلسلہ کے لئے بڑھ چڑھ کر اعلیٰ قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

تقریب رخصتانہ

الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور سب بزرگان کی خصوصی دعاؤں سے میری ہمشیرہ عزیزہ حنیفہ نہا کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرمی منصور احمد خان صاحب آف بیلی بھیت مورخہ ۳۱/۸/۷۵ کو بخیر و خوبی عمل میں آئی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر طرح بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر/۱۰ روپے شکرانہ فنڈ/۲ روپے صدقہ/۲۵ روپے اور تعمیر مساجد میں/۱۰ روپے ادا کئے ہیں اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار:- ڈاکٹر محمد عابد قریشی شاہجہانپور (یو پی)

احباب یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ نیز اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور مقدس مرکز ربوہ کی زیارت کیلئے آسانیاں پیدا کر دے

ناظر امور عامہ قادیان

اور سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ (حضرت مسیح موعودؑ)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے ہمیں ضعف ہو جاتا ہے اس لئے ہم روزہ نہیں رکھتے

مگر یہ عذر صحیح نہیں ہے۔ روزہ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ کمزوری کو برداشت کرنے کی عادت پڑ جائے۔

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"ایک طرف تو مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں جو روزہ کے بارے میں سختی کرتے ہیں اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو روزوں کی ضرورت ہی کے قائل نہیں بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ اسی خیال کا ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں میں نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ ایک شخص ٹرکی یا مصر سے یہاں آیا۔ وہ تقریریں کرتا پھرتا تھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں ہوتے تو ضرور روزہ کی شکل بدل دیتے اس لئے ہمیں بھی بدل دینی چاہیئے۔ کیونکہ وہ زمانہ اور تھا اور یہ اور ہے۔ اور اس کی صورت وہ یہ پیش کرتا تھا کہ روزہ کی حالت میں روٹی نہ کھائی جائے بلکہ صرف کچھ کیک اور بسکٹ وغیرہ کھا لئے جائیں غرض ایک طبقہ افراط کی طرف چلا گیا تو دوسرا تفریط کی طرف۔ حالانکہ اسلام ایک وسطی مذہب ہے اور وہ جہاں بیمار اور مسافر کو اجازت دیتا ہے کہ وہ بیماری اور سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھیں وہاں ہر بالغ اور باصحت مسلمان پر یہ واجب قرار دیتا ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھے اور ان مبارک ایام کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تحمید اور قرآن کریم کی تلاوت اور نمازوں اور ذکر الٰہی میں بسر کرے تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

بہرحال روزہ کے بارہ میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے اور جہاں اس کے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہیئے کہ جان تنگ چلی جائے اور نہ اتنی نرمی اختیار کرنی چاہیئے کہ شریعت کے احکام کی ہتک ہو۔ اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے اور بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر روزہ رکھا جائے تو پیچش ہو جاتی ہے۔ حالانکہ روزہ چھوڑنے کے لئے یہ کوئی کافی وجہ نہیں کہ پیچش ہو جایا کرتی ہے۔ جب تک پیچش نہ ہو انسان کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جب پیچش ہو جائے تو بیشک چھوڑ دے اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہو جاتا ہے مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں صرف اس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے جس میں ڈاکٹر روزہ سے منع کرے ورنہ یوں تو بعض لوگ ہمیشہ ہی کمزور رہتے ہیں تو کیا وہ کبھی بھی روزہ نہ رکھیں۔ میں اڑھائی تین سال کا تھا جب مجھے کالی کھانسی ہوئی تھی اسی وقت سے میری صحت خراب ہے اگر ایسے ضعف کو بہانہ بنانا جائز ہو تو میرے لئے شاید ساری عمر میں ایک روزہ بھی رکھنے کا موقعہ نہیں تھا۔ ضعف وغیرہ جسے روزہ چھوڑنے کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ اسی کی برداشت کی عادت ڈالنے کے لئے تو روزہ رکھایا جاتا ہے یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ نماز بدی اور بے حیائی سے روکتی ہے اس پر کوئی شخص کہے کہ میں نماز اس لئے نہیں پڑھتا کہ اس کی وجہ سے بدی کرنے سے رک جاتا ہوں۔ پس روزہ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ کمزوری کو برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جائے ورنہ یوں تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں اس لئے روزہ نہیں رکھتا کہ مجھے بھوک اور پیاس کی تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ اس قسم کی تکالیف کی برداشت کی عادت پیدا کرنے ہی کے لئے روزہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو شخص روزہ رکھے کیا وہ چاہتا ہے کہ فرشتے سارا دن اس کے پیٹ میں کباب ٹھونستے رہیں۔ وہ جب بھی روزہ رکھے گا اسے بھوک اور پیاس ضرور برداشت کرنی پڑے گی اور کچھ ضعف بھی ضرور ہوگا اور اسی کمزوری اور ضعف کو برداشت کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے روزہ رکھایا جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۸۶-۳۸۷)

سری لنکا سے تامل زبان میں اسلامی ماہنامہ

سیلون کا ماہوار تامل رسالہ "توددھن" جس کی ابتداء ۱۹۱۵ء میں ہوئی تھی بعض ناساعد حالات کی بناء پر ۱۹۶۲ء کے بعد بند ہو گیا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے از سر نو یکم ستمبر ۱۹۷۵ء سے تامل جاننے والے اور پڑھنے والے قارئین کی خدمت میں پہنچانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس لئے جو احباب اس پرچہ کو خود خرید کر اور دوسروں کو تامل زبان میں برائے تبلیغ پہنچانے کا قصد رکھتے ہوں وہ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔ پرچہ انشاء اللہ نئے اسٹائل پر نئے علمی مضامین اور تراجم و خطبات سے مرصع ہوگا۔ بیرون سری لنکا کے لئے مع محصول ڈاک دس روپے سالانہ قیمت مقرر کی گئی ہے۔ جنوبی ہند، تامل ناڈ، برما، سنگاپور، جزائر انڈیمان اور مارشس کی جماعتیں اس اعلان کی خاص مخاطب ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ اس زبان کے ذریعہ نہ صرف اپنے جزیرہ میں خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے بلکہ اس زبان کے جاننے والے بیرونِ سری لنکا کو بھی استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

پتہ:

THE MANAGER THOOTHAN,

38 KUMARANRATNAM ROAD,

COLOMBO — 2.

SRI LANKA

خاکسار، قریشی عبد الرحمٰن شاہد

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱ ستمبر (تبوک) ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے برادرم مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش کے نکاح کا اعلان مبشرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے ہمراہ مبلغ گیارہ سو روپے حق مہر کے عوض کیا۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش نے اس خوشی کے موقعہ پر پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں اور پانچ روپے اعانتِ بدر میں دئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر نائب مدیر بدر قادیان

کردیئے ہیں۔

خاکسار، سیدہ نور الہیٰ کٹک

نام:—

پتہ:—

ولادت

مورخہ ۸ وفا ۱۳۵۴ ہش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے دیور سید برہان الدین احمد صاحب ریسرچ سائنٹسٹ امریکہ کو بیٹی لڑکی عطا فرمائی ہے نومولودہ محترم سید غلام الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر کٹک اڑیسہ کی پوتی اور محترم نور الدین صاحب صدیقی میرٹھ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و حیات کے ساتھ صالحہ و خادمِ دین بنائے آمین۔

مبلغ ۵/ روپے بطورِ صدقہ ارسال

درخواستِ دعا

پندرہ بیس دن صوبہ اڑیسہ و بہار میں موسلا دھار بارش کی وجہ سے کئی مقامات پر شدید سیلاب نے تباہی مچا رکھی ہے۔ تمام درویشان و بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس خطرناک مصیبت کو جلد دور کرے۔ خاکسار، سید صباح الدین متعلم جامعہ احمدیہ قادیان